

بے پردہ سوئے وادی مجنوں گزر نہ کر  
 ہر ذرے کے نقاب میں دل بیقرار ہے  
 اے عندلیب یک کفِ خس ہر آشیاں  
 طوفانِ آمد آمدِ فصلِ بہار ہے  
 دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی  
 اے بے دماغ آئینہ تمثالِ دار ہے  
 غفلت کفیلِ عمر و اسدِ ضامنِ نشاط  
 اے مرگِ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے  
 کہ اس کی ناف کے بجائے دماغ ناف بن گیا۔

۲۔ شرح: حیرت کس کے جلوے کا کھوج لگا رہی ہے کہ  
 صورت یہ پیدا ہو گئی ہے، اگر انتظار کو ایک ایسا عالم فرض کریں جس کی  
 طرفیں عالم امکان کی طرح چھ ہوں یعنی پورب، پچیم، اتر، دکھن، اور نیچے  
 تو اس کے فرش پر آئینہ ہی آئینہ بچھا ہوا ہے، گویا وہ فرشِ سراسر  
 آئینہ ہے۔

آئینہ ایک طرف حیرت کا منظر ہے اور دوسری طرف انتظار کا۔  
 مولانا بجنوری فرماتے ہیں کہ عالم کو دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے، ابھی  
 کسی چیز کی کمی ہے۔ نششِ جہتِ آراستہ ہو رہے ہیں اور منظر میں۔  
 ہر حال اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح انسانیت کی تکمیل باقی ہے،